مسافر امام کا پوری نماز پڑھانا کیسا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12564

تاریخ اجراء: 05 صفر المظفر 1444ھ/02 ستمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسافر امام نے مقیم مقتدیوں کی جماعت کرائی اور ظہر کی نماز میں مکمل چار رکعات پڑھا دیں اور آخر میں سجدۂ سہو بھی نہیں کیا، بھول کر یا جان بوجھ کر ایسا کیا، تو دونوں صورتوں میں امام اور مقتدیوں کی نماز کا کیا حکم ہو گا؟ سائل: اختر عطاری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی اور امام کی اپنی نماز واجب الاعادہ ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ امام نے جان بوجھ کر چار رکعات پڑھائیں یا بھولے سے پڑھائیں، بہر صورت مقتدیوں کے لئے حکم یہ ہے کہ ان کی نماز باطل ہو گئی، کیونکہ اقتداء کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے امام کی نماز مقتدیوں کی نماز کے مثل ہو یا اس سے اعلیٰ ہو، اگر امام کی نماز مقتدیوں کی نماز سے کم ہو، اقتداء باطل قرار پاتی ہے امام نے جو تیسری اور چوتھی رکعت پڑھائی وہ نفل کے حکم میں تھی اور مقتدیوں کی نماز یعنی فرض سے ادنی درجے کی تھی لہٰذا مذکورہ صورت میں مقیم مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی اور مقیم مقتدیوں پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ مسافر شخص مقیم افراد کی امامت کروا سکتا ہے، جب کوئی مسافر چار رکعت والے فرضوں میں مقیم لوگوں کی امامت کرے، تو حکمِ شرعی یہ ہے کہ امام دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقیم مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر اپنی نماز پوری کریں۔

مسافر امام دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بعد جان بوجھ کر کھڑا ہو گیا اور دو رکعتیں مزید ادا کر کے سلام پھیرا، یا دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بعد بھولے سے کھڑا ہو گیا اور دو رکعت ملا لی، لیکن آخر میں سجدۂ سہو نہیں کیا، تو ان دونوں صورتوں میں پہلی دو رکعتیں فرض اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں، البتہ دونوں صورتوں میں نماز مکروہِ تحریمی ہوئی جس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ نیز جس صورت میں امام نے جان بوجھ کر دو رکعتیں ملائیں یا سجدۂ سہو واجب ہونے کے

باوجود بلا عذرِ شرعی جان بوجھ کر سجدۂ سہو نہیں کیا، تو ان دونوں صورتوں میں امام گناہ گار بھی ہوا، جس سے توبہ بھی اس پر لازم ہے۔

مسافر امام کے تعلق سے جزئیات:

مسافر مقیمین کی امامت کرسکتا ہے۔ اس کے متعلق جوہرہ نیرہ میں ہے: ”واذا صلی المسافر بالمقیمین صلی بھم رکعتین ثم اتم المقیمون صلاتھم یعنی وحدانا ولا یقرؤون فیما یقضون لانھم لاحقون“ یعنی جب مسافر مقیم لوگوں کو نماز پڑھائے، تو ان کو دو رکعتیں پڑھائے، پھر مقیم اپنی نماز کو اکیلے اکیلے پورا کریں اور باقی رکعتیں جو ادا کریں ان میں قراءت نہ کریں، کیونکہ یہ لاحق ہیں۔ (الجوھرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ104، مطبوعہ: کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: ”ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کرسکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے، بلکہ بقدرِ فاتحہ چپ کھڑا رہے“ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ748، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مسافر شخص نے عمداً یا سہواً دو رکعت کی جگہ چار رکعات پڑھ لیں اور دوسری پر قعدہ کیا، تو اس کے فرض ادا ہو گئے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں۔ البتہ جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز مکروہِ تحریمی ہوئی اور گناہ گار ہوا اور اگر بھولے سے ایسا ہوا، تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ چنانچہ مراقی الفلاح میں ہے: ”اذا اتم الرباعیۃ والحال انه قعد القعود الاول قدر التشھد صحت صلاتہ لوجود الفرض فی محله وھو الجلوس علی الرکعتین وتصیر الاخریان نافلۃ له مع الکراھۃ لتاخیر الواجب وھو السلام عن محله ان کان عامدا فان کان ساھیا یسجد للسھو“ یعنی جب مسافر نے چار رکعات مکمل کرلیں اس حال میں کہ اس نے بقدرِ تشہد قعدۂ اولی کیا تھا، تو اس کی نماز درست ہو گئی کہ فرض یعنی دو رکعتوں پر بیٹھنا اپنے محل میں پایا گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں، اگر جان بوجھ کر ایسا کیا، تو واجب یعنی سلام میں تاخیر کی وجہ سے نماز مکروہ ہوئی، اگر بھول کر ہوا، تو سجدۂ سہو کرے گا۔ (مراقی الفلاح، صفحہ222، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض

اداہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا، لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ743، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مسافر نے جان بوجھ کر دو کی بجائے چار رکعتیں ادا کیں، تو اعادہ لازم ہے۔ اس کے متعلق علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قال الحسن بن حی: اذ صلی اربعا متعمدا اعادھا" یعنی حسن بن حی نے فرمایا: مسافر نے جان بوجھ کر چار رکعتیں ادا کیں، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (البنایۃ، جلد3، صفحہ246، مطبوعہ: ملتان)

بھولے سے ایسا ہوا اور سجدۂ سہو نہیں کیا، تو اس صورت میں بھی نماز واجب الاعادہ ہے۔ اس کے متعلق بہارِ شریعت میں ہے: "اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا، جب بھی اعادہ واجب ہے" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جان بوجھ کر سجدۂ سہو نہ کیا، تو گناہ گار ہو گا۔ اس کے متعلق ردالمحتار میں ہے: "ظاھر کلامھم انہ لو لم یسجد یاثم بترک الواجب ولترک سجود السھو۔ بحر۔ وفیہ نظر بل یاثم لترک الجابر فقط اذ لا اثم علی الساھی نعم ھو فی صورۃ العمد ظاھر فینبغی ان یرتفع ھذا الاثم باعادتھا" یعنی فقہا کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اگر کسی نے سجدہ سہو نہ کیا، تو ترکِ واجب اور سجدہ سہو چھوڑنے کے سبب گناہگار ہو گا۔ بحر الرائق۔ لیکن اس میں غور کرنے کی حاجت ہے بلکہ وہ صرف ترکِ جابر (یعنی سجدہ سہو چھوڑنے) کے سبب گناہگار ہو گا، کیونکہ بھولے سے واجب چھوٹنے پر تو کوئی گناہ نہیں اور سجدہ سہو چھوڑنے کا گناہ بھی عمد کی صورت میں ہے لہذا نماز کا اعادہ کر لینے سے یہ گناہ ختم جائے گا۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ652، مطبوعہ: کوئٹہ)

مقیم مقتدیوں کی صورت کے تعلق سے جزئیات:

مسافر امام نے قصداً یا سہواً چار پڑھائیں بہر صورت آخری دو رکعتوں میں جن مقیم مقتدیوں نے اس کی اقتدا کی ان کی نماز باطل ہو گئی کہ نفل والے کے پیچھے فرض ادا کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لو اقتدی مقیمون بمسافر وأتم بھم بلا نیۃ إقامۃ وتابعوہ فسدت صلاتھم لکونہ متنفلا في الأخریین" یعنی اگر مقیم مقتدیوں نے مسافر کی اقتدا کی اور مسافر نے ان کو بلانیتِ اقامت مکمل نماز پڑھا دی اور ان مقتدیوں نے اس کی اتباع کی، تو ان کی نماز فاسد ہو گئی، کیونکہ مسافر آخری دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والا ہے۔

(ردالمحتار، جلد2، صفحہ395، مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”لو اتم المقتدیون صلاتھم معہ فسدت، لانہ اقتداء المفترض بالمتنفل “یعنی اگر مقیم مقتدیوں نے اپنی نماز مسافر امام کے ساتھ ہی پوری کی، تو فاسد ہو گئی کیونکہ یہ فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کی اقتداء کرنا ہے۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ736، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مسافر اگر بے نیتِ اقامت چار رکعت پوری پڑھے گناہ گار ہو گا اور مقیمین کی نماز اس کے پیچھے باطل ہو جائے گی اگر دو رکعت اولیٰ کے بعد اس کی اقتداء باقی رکھیں گے“ (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ271، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net